کشف المحجوب اردو

تصنیف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم اللاہوری
المعروف بہ داتا گنج بخش
رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر:- مکتبہ تھانوی دیوبند "یوپی"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کشف المحجوب اردو

مصنف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم لاہوری

المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

باھتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر

مکتبہ تھانوی، دیوبند، یوپی

چھٹا باب (۶) متاخرین صوفیوں کے آئمہ کے بیان میں

جان تو کہ اللہ عز وجل تجھے بھلائی عطا کرے کہ ہمارے زمانہ میں ایک گروہ ہے جو کہ ریاضتوں کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھ سکتا اور بغیر ریاضت کے ریاست کی خواہش کرتا ہے اور تمام اہل جہان کو اپنی مثل سمجھتا ہے اور وہ لوگ جب پہلوں کی باتیں سنتے ہیں اور ان کی بزرگی دیکھتے ہیں اور ان کے معاملات کو پڑھتے ہیں اور اپنے آپ میں جب نگاہ کرتے ہیں تو ان سے اپنے آپ کو دور پاتے ہیں۔ اور پھر تصوف کو چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم وہ نہیں اور نہ ہی ہمارے زمانہ میں ویسے لوگ موجود ہیں۔ اور ان کا یہ کہنا از قبیل محالات ہے۔ اس واسطے کہ اللہ عز وجل زمین کو کبھی بھی بغیر دلائل کے نہیں چھوڑے گا۔ اور کبھی بھی امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر ولی نہیں رکھے گا۔ جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْخَيْرِ وَالْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ یعنی میری امت سے ہمیشہ ایک گروہ بھلائی اور حق پر قیامت کے دن تک قائم رہے گا۔ اور نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ لَا يَزَالُ فِيْ اُمَّتِيْ اَرْبَعُوْنَ عَلٰى خُلُقِ اِبْرَاهِيْمَ یعنی ہمیشہ میری امت سے چالیس آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلق پر رہیں گے اور ایک گروہ تو انہیں لوگوں کا جن کا ذکر اس کتاب میں لاؤں گا اس جہان سے رخصت ہو کر ان کی روح تو بہشت کی ابدی خوشی میں ہم آغوش ہو چکی ہے اور ایک گروہ ابھی زندہ ہے۔ اللہ عز وجل نے ان سب سے اور ہم سے اور تمام مسلمین مردوں اور مسلمین عورتوں سے راضی ہو اور ان سب پر اپنی رحمت کا نزول فرمائے۔

اور ان میں سے ولایت کے راستہ کے نقش و نگار اور سب اہل ہدایت کے جمال ابو العباس احمد بن محمد قصاب رضی اللہ ہیں۔ مقدمین ماوراء النہر کو پائے ہوئے تھے اور ان کی صحبت اختیار کئے ہوئے تھے۔ اور آپ زہد و کرامت اور کثرت برہان اور صدق فراست اور علو حال کے ساتھ مشہور رہتے تھے۔ اور ابو عبد اللہ خیاط جو کہ طبرستان کے امام ہوئے ہیں فرماتے ہیں کہ اللہ عز وجل کے جو افضال آپ پر تھے منجملہ ان کے

خداوند کریم کا راستہ واضح کرنے میں زبان فصیح اور بیان صریح رکھتے تھے اور بہت سے مشائخ کو دیکھے ہوئے اور ان سے صحبت کئے ہوئے تھے۔ اور نصرآبادی کے مرید تھے وعظ فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔ مَنْ اٰنَسَ بِغَیْرِہٖ ضَعُفَ فِیْ حَالِہٖ وَمَنْ نَطَقَ مِنْ غَیْرِہٖ کَذَبَ فِیْ مَقَالِہٖ۔ یعنی جس کو بجز اللہ عزوجل کے غیر سے انس ہو گا تو اس کا حال ضعیف ہو گا۔ اور جو کوئی اس کے سوا اپنی مقالات بیان کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس لئے کہ غیر سے انس معرفت کی کمی کی دلیل ہے۔ اور اس کی ذات سے انس کرنا غیر سے وحشت پکڑنی ہے اور غیر سے وحشت پکڑنے والا غیر سے بیان نہیں کیا کرتا اور میں نے پیر سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ آپ کی مجلس میں گیا۔ اور میری نیت متوکلوں کا حال پوچھنے کی تھی۔ جس وقت میں گیا تو آپ ایک عمدہ طبری دستار سر پر رکھے ہوئے تھے۔ میرے دل کی توجہ آپ کی دستار مبارک کی طرف ہوئی۔ میں نے عرض کی۔ اَیُّھَا الْاُسْتَادُ مَا التَّوَکُّلُ۔ اے استاد توکل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ توکل یہ ہے کہ تو لوگوں کی دستار سے طمع ہٹالے۔ یہ کہہ کر آپ نے دستار اتار کر میرے آگے پھینک دی۔ واللہ اعلم۔

اور ان میں سے وحید العصر اور اپنے زمانہ کا بزرگ ابوالحسن علی بن احمد خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صوفیوں کے قدیم اجلہ مشائخ سے تھے۔ اور اپنے وقت میں تمام اولیاء کے ممدوح تھے۔ شیخ ابوسعیدؒ نے آپ کی زیارت کا قصد کیا اور ہر فن میں ان کی آپس میں عمدہ گفتگو ہوا کرتی تھی۔ واپس ہوتے وقت فریاد کرتے کہ میں اپنے زمانے کا تجھ کو ولی مانتا ہوں اور میں نے حسن مؤدب سے سنا ہے کہ آپ شیخ ابوسعید کے خادم تھے۔ اور جب شیخ آپ کی خدمت میں آتے تو کوئی کلام نہ فرماتے اور آپ کی کلام سنتے تھے۔ اور جو بات آپ پوچھتے اسی کا جواب دیتے اور پھر خاموشی اختیار فرما لیتے تھے اور کوئی بات نہ کہا کرتے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ اے شیخ آپ نے ایسی خاموشی کیوں اختیار کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے سخن کا بیان کرنے والا ایک ہی کافی ہوتا ہے اور استاد ابوالقاسم قشیری سے میں نے سنا کہ جب میں ولایت خرقان میں آیا تو اس بزرگ کے دبدبہ سے میری فصاحت رخصت ہوئی

اور نہ ہی عبارت رہی۔ اور میں نے گمان کیا کہ میں اپنی ولایت سے معزول ہو چکا ہوں۔ آپ سے آتا ہے کہ آپ نے فرمایا راستے دو ہیں۔ ایک گمراہی کا اور دوسرا ہدایت کا۔ اور وہ جو گمراہی کا راستہ ہے وہ بندہ کا خدا کی طرف چلنا ہے۔ اور ہدایت کا راستہ خداوند کریم سے بندہ کی طرف۔ پس جو شخص یہ کہے کہ میں خدا کی طرف پہنچ گیا ہوں وہ نہیں پہنچا۔ اور جو کہے کہ مجھے اس کے پاس لے گئے ہیں وہ پہنچا ہے۔ اس واسطے کہ پہنچنا نہ پہنچانے میں مقید ہے۔ اور نہ پہنچنا پہنچنے میں مقید ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اور ان میں سے اپنے وقت کا بادشاہ اور عبارت کے بیان میں یکتا ابو عبداللہ محمد بن علی معروف داستانی بسطامی رضی اللہ عنہ ہوئے ہیں۔ آپ تمام علوم کے عالم اور درگاہ حق کے اہل حشمت سے ہوئے ہیں۔ آپ کی کلام مہذب اور اشارات لطیف ہیں۔ اور اس زمانے کا امام سہلکی نیک خلق شیخ تھا۔ میں نے ان سے آپ کی معانی انفاس کی چند جزیں سنیں وہ بہت ہی بلند رتبہ اور پسندیدہ خاطر تھیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ اَلتَّوحِیدُ عَنْکَ مَوْجُوْدٌ وَ اَنْتَ فِی التَّوحِیدِ مَفْقُوْدٌ۔ یعنی توحید تجھ سے درست ہے مگر تو توحید میں نادرست ہے اس لئے کہ اس کے حق کے مقتضا پر تو قیام نہیں کرتا۔ اور سب سے کمترین درجہ توحید میں تیری تصرف کی نفی ہے ملک میں۔ اور حق جل جلالہ کو اپنے تمام کام سپرد کرتے ہیں۔ اور شیخ سہلکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بسطام میں ٹڈی دل آیا تھا اور تمام درخت اور کھیتیں ان کے بیٹھنے کی وجہ سے سیاہ ہو گئی تھیں۔ تمام آدمیوں نے شور و غوغا ڈالا شیخ صاحب نے مجھے فرمایا کہ یہ کیا مشغلہ ہے میں نے عرض کی کہ ٹڈی آئی ہے آدمی بسبب اس کے غمناک ہو رہے ہیں۔ شیخ اٹھ کر کوٹھے پر تشریف لے گئے اور منہ آسمان کی طرف کیا اسی وقت سب ٹڈی اڑ گئی اور عصر کی نماز تک ایک ٹڈی بھی دیکھنے میں نہ آتی تھی اور کسی کی کھیتی کا ایک پتہ بھی نقصان نہ ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب

اور ان میں سے محبوں کا شہنشاہ اور صوفیوں کا ملک الملوک ابو سعید فضل اللہ بن محمد مہینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں آپ طریقت کے جمال اور وقت کے دبدبہ والے بادشاہ ہوئے ہیں۔ اور تمام اہل زمانہ آپ کے گرویدہ تھے۔ کچھ تو زیارت میں ٹھیک اور کچھ اعتقاد میں نیک اور کچھ اس کی قوت حال کے قائل تھے آپ علم